

کپٹکر سئے ہوئے تھا۔ جو میں نے کبھی نہ دیکھنے نہیں۔ یہ جواب سن کر ویٹی کا دل بیسوں اچھلنے لگا۔ اور وہ خوش ہوئی کہ استوٹ واس کی تلاش درست تھی۔ پھر چارلی نے کہا کہ کس طرح اس اتوار کے بعد وہ خنگل سے باہر نہ نکل سکا۔ اور یہی وجہ تھی کہ اس نے پادری نے قتل کی بابت نہ سنا تھا۔ بلکہ دوسرا ہی روز حسپرلو مکس کو جعلی نوٹ اور سند بیان بنانے میں مدد پینے کے ذمکار پر آئے اس جگہ قید کر دیا گیا۔ اور فاتحہ کشی سے مجبور ہو کر اور داع غوچنے کی وحکمی سے ڈر کر آخر میں مدد بینی پڑی۔ پھر ذر افخر سے کہ کس طرح اس نے راڑک کو بلڈ اک کنوں نے حملہ سے بچایا۔ اور کس طرح اس کے بعد میں اس نے اس کے والد کو لکھا ہوا خط جس میں اس نے نوکس کی بدسلوکی کا ذکر کیا تھا۔ ڈاک میں ڈا لئے کہا وعدہ کیا۔ اور جس کی بابت مس صاحبہ مجھے آمید ہے کہ انہوں نے ڈاک میں والد یا ہر جھا اور چارلی نے اپنے جرموں کے اقبال رجو اس کے نہ سئتے) کی کہانی ختم کی۔ شاید کسی اور موقع پر ریس باست کی لڑکی اپنے بھائی کے ایک مجرم قیدی کی لڑکی سے داعفیت کا ہونا پسند نہ کرتی۔ مگر یہاں معاملہ ہی اور نہما۔ آخر اس نے پوچھا۔

ویٹی۔ بے پرد اہی سے ہاں وہ خط جو نم۔ ۱۷ اپنے والد کو

اس کے بعد چارلی پھر اس یادگار اتوار کے قصہ پر ہو نچا۔
کہ کس طرح لوکس نے یہ سمجھ کر کہ وہ لڑکا ہے اسے عبادت
شروع ہونے سے ایک لمحہ پہلے گرفتار گیا۔ اور اس سے کہا
کہ میں صرف نواب کے حکم سے برٹے پادری کے ساتھ اپنی اس
ہٹک کے بد لہ میں ایک مذاق کرنا چاہتا ہوں۔ جو اس نے چند
روز ہوئے گی تھی۔ چارلی کا صرف یہ کام تھا کہ ہندوی کے ڈخنوں
کے پیچے قبردیں کے پاس کھڑا ہو کر برٹے یا چھوٹے پادری کو
آناؤ بیکھکر ایک تبلایا ہوا اشارہ اندر ورنی کرہنگی کھڑکی کی طرف
کروے۔ اور اس کے بعد سیدھا تجھل میں جھوپٹرے کو داپس
چلا جائے۔ لوکس خود گرفتار میں داخل ہو گیا۔ جو عبادت نے
واسطے پہلے ہی سے کھول دیا گیا تھا۔ اور چارلی اپنا کام کر کے واہیں
چلا آیا۔ اور پھر اس نے لوکس کو نہ اس تمام دن اور نہ رات تھجرا
دیکھا۔ بلکہ جب دوسرے دین صبح کو آیا تو ہائکھ میں ایک تھیلا
نمایا۔ ایک گھنٹہ ری لئے ہوئے تھا۔ جس کو اس نے آئے ہی
پادری خانہ میں جلا دیا۔

وئیں بات کاٹ کر سمجھ کر لوکس نے سبب کے
بُنْتوں والی داسکٹ پہنچی ہوئی تھی یہ،

چارلی۔ جی ہاں۔ وہ سبب کے بُنْتوں والی داسکٹ پہنچنے
ہوتے تھے۔ لیکن جب وہ داپس آیا اس وقت نہ تھی۔ بلکہ نئے

یہاں سے بھاگیں تو آئے جا کر اس سے زیادۃ مکمل فہرست
 میں پھنسیں یعنی ایک جہاز پر چڑھا کر غیر ملک کو بھجے جائیں
 وہی۔ کاشت کر آہ مجھے اس جہاز کا حوال بتایا گیا ہے۔ مگر اب
 ہمیں اپنی عقل اور تہذیت کو جمع کر کے ان پر یہ ظاہر کرنا چاہئے کہ
 ہم جس راستہ پر وہ چلانیں چلنے کو تیار ہیں جب تک وہی خدا
 کوئی رہائی کی تصور نہ کرو۔ اچھا اب ہم لوگوں کو دو گھنٹے سونا
 چاہئے۔ صبح کو اٹھا کر عصماج مکریں گے۔

چارلی۔ مگر اس صاحبہ آپ کو سیرے والد پر اعتبار کرنا چاہئے
 قید خانہ ہو یا نہ ہو۔ اور یہ کہہ کر وہ نہ ناقہ طور پر خداوہ کا فرش
 نہایت ادب اور محبت سے بکالانے لگی۔ کیونکہ جس کی دد خدا
 سکر رہی تھی وہ اس خول بصورت معزز نوجوان۔ اذر کے کی بہت
 تھی۔ وہی تو اس عمول لو ہے کے پشک پر لیٹ گئی۔ جو منافظ
 کے جھونپڑے سے لا یا گیا تھا۔ اور برشے آدم اور تسلی کی نیند
 لیئے تکی۔ کیونکہ قلعہ میں اس نے سب راتیں عزت کے خونت
 کی وجہ پاگ کر گزاریں تھیں۔ ساتھ ہی اس نے چارلی
 کی موہوم ایڈ میں کہ اس کا باپ آئیکا۔ کچھ حصہ نہ لیا۔ بھاگ
 جائیں کا موقع ہر گھر سی دوڑ ہوتا۔ نظر آتا تھا جیکہ اسی وقت
 اس مکڑی کے جالوں سے بھرے ہوئے کرہ کی ہوائے
 جو قلعہ مصفقا اور عالیشان کرہ سے کئی درجہ بتر تھی۔ اسے

لکھا ہے۔ تمہیں کیا فائدہ پہونچا سکتا ہے۔ وہ ہماری مدد کو کس طرح آ سکتا ہے جب وہ تمہارے کہنے کے بوجب ہنس سال قید کے دن پورے کر رہا ہے۔

چارلی۔ نہیں تقریباً سائی سال کچھ مدت وضع کردی گئی ہے۔ خیر بہر صورت میں ہر منٹ اپنے والد کے پہاں پہونچنے کا یا خبر آئے کا انتظار کر رہی ہوں۔ اس کے اس جملہ نے وینی کو حیران کر دیا۔ میرے والد کو مجھے بڑی محبت ہے۔ جیسا کہ خط میں نے لکھا ہے اگر اس کو مل جائے تو وہ خواہ کیسا قید خانہ بھی ہو عزور توڑ کر میری مدد کو آئے گا۔ مگر وینی نے ان جملوں پر فقط اپنا سر ہلا دیا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ قید خانہ کی دیواریں اسی کچی نہیں جو ایک مشتاق باپ جس کو کچھ خانگی تکلیف پیش ہو توڑ کر نکل سکے۔ بجائے ان بعيد از عقل باتوں کے سب نے یہ بہتر سمجھا کہ ہم کسی طرح قانونی ارادہ سے اپنے مدد کرنے والوں کے ساتھ نکل جائیں۔ تو اچھا لیکن چارلی نے ان سب منگھڑت باتوں کا یہ کہہ کر فیصلہ کر دیا۔

چارلی۔ نواب دلوکس نے ہمارے لئے یہ تجویز کر رکھی ہے کہ تم نے ان کو فریشرس کے سوراخ میں سے پچھے کمرہ کمرہ میں باہم کرتے سنائے۔ ان کا ارادہ ہے کہ میں جب وہ پچھے بجا کئے کا موقع دیں تمہاری مدد کروں۔ اور جب ہم

(چپنی) سے دھوان نکلتا ہوا نظر آتا تھا۔ یا کبھی لوگس جھوپڑتے میں آتا جاتا و مکھائی دیتا تھا۔ کیونکہ شکلے کمرہ کو تغفل کر کے وہ بڑی دیر سے جھوپڑتے کی طرف گیا ہوا تھا۔ وہنی اپنے محدود کمرہ کی چار دیواری میں ادھر سے اُدھر پھین ہو کر ٹھیک رہی اور جو جوں وقت گزرتا جاتا اور رہائی کی کوئی صورت نظر نہ آتی تو وہ ید حواس ہو جاتی تھی۔ اُسے نواب کی جانب سے کوئی ڈر نہ تھا۔ جس نے اُسے یہاں بھیختے وقت بڑی عاجزی سے معافی مانگی تھی۔ کہ بوجہ اکیف ضروری پر خاش اُسے اس معمولی جگہ پر پہنچنے کو مجبور ہوا ہے۔ اور وہ وجہ بھی اُس نے اُسے بتا دی۔ کہ وہ میڈیم کراں کا بیدار ہے۔ دوسرے مس نے اُسے یہ بھی کہدا یا تھا کہ خیگل میں اُسے صرف دورات پھیزنا ہو گا۔ جب جہاز تیار ہو گیا وہ فوراً اُسے وہاں سے پجا کر جہاز پر جو مقرر جگہ منتظر کھڑا ہو گا سوار کر ادیپول گیا۔ اور یوں سب جیگکرڑ دن اور نسادوں سے چھوٹ جاویں گے۔

وینی اگر با سہت اور کچھ سمجھتی نہ ہوتی تو نواب کی یہ باتیں سن کر روتی۔ اور وا دیلا کرتی۔ مگر اُس نے اپنے دل پر قابو رکھا۔ اور صفتہ منہس دی۔ کیونکہ ”بندہ لا کھ کرے کیا ہوتا ہے“ وہی ہوتا ہے جو منتظر خدا ہوتا ہے۔ مگر وہ جہاز کی مقررہ جگہ پر منتظر کھڑا ہونا اسے بعض وقت ڈر کرنے سے صلح کر دیا کیونکہ

تھیک تھیک کر سلا نا شروع کیا۔ اور وہ حسن کی دیوی ذرا سی
ویر میں دنیا و مانیجا سے خبر ہو گئی ۔

اُرے ظالم ترے پہلو میں یہ تھرموگا
ہل نہ جاتا مرے نالوں سے اگر دل ہتوں

سیدنی پیسوال باب

(جسفلو مکس کنجی کھو دتیا)

نہ سنبھی دہ کہاں پرواز بانا دہ کہاں جبے او صیاد ظالم تری پاے پڑگئے
دو سکر دن تمام صبح جسفلو مکس بیچ کے کمرہ میں
اُن قسمی کاغذوں کو بناتا رہا جن کی بابت نواب نے تائید
کی سختی۔ اور جو قریب الاختتام بیچ چکے تھے۔ اور جس میں اُسے
اب مددگار کی ضرورت نہ سختی ان اکیلا ہی ان کو بنازر ہاتھاں
کے سر بر او بر کے کمرہ میں دو توں اڑکیوں نے آپس میں
بہت ہی کم لفڑیوں کی۔ ہنہیں ڈر تھا کہ ان کی آواز لو مکس نہ
سن لے۔ جب کہ وہ دو توں دہاں سے سمجھا گ جانے کی تلاش
میں بھیں۔ چار لی اپنے دبوار والی سوراخ سے گھری گھری
جا کر باہر دھیتی۔ لیکن اُسے میدان میں دور تک کوئی آتا ہو
نظر نہ آیا۔ صفر چھوپڑے میں باور چی خانہ کے دو کش

لوکس۔ شب کا میں ذرا منہج ہاتھ دھواؤں۔ یہ کہا کہ سنجی کو باورچی خانہ کی میز پر رکھ کر چلا گیا۔ ظاہرا تبلائے ہوئے کہ جس وقت وہ واپس آئے تو اُس نے اٹھانے میں آسانی ہو۔

چارلی۔ اچھا تو انہوں نے ہمارے بھاگ جانے کا یہ راستہ لکھا۔ کہ مجھے سنجی اٹھانے کا موقع دیا۔ کہ میں سنجی اٹھا کر چھالوں اور بھر مناسب وقت دیکھ کر بھاگ نکلیں۔ اُس نے فرانشیزی باورچی کی طرف دیکھا۔ جو ظاہرا بالکل اپنے کام میں لگا ہوا تھا جب تک تصل کے غسل خانہ سے پانی نے اڑنے کی آواز آہی تھی کہ لوکس آدھر منہ دھونے میں شغول ہے۔ خیر پہر سوت چارلی نے سنجی کا لے ہی لینا مناسب سمجھا۔ خواہ وہ کسی کام آدے پانا آؤے۔ اس نے اُس نے باورچی کی لگاہ بچا کر سنجی اٹھا کر جاکٹ کی جیب میں رکھ لی۔ اتنے میں غسل خانہ سے پانی کے اڑنے کی آواز ختم ہوئی۔ اور لوکس آگئیا۔ جسے دیکھ کر چارلی کی روح کا نبض گئی۔ کہ اُس نے آکر چابی کا گم ہو جانا معلوم کیا اور تلاش کرنے پر مجھ سے پانی بس پھر مجھے جان ہی سے مار دیا گا۔ ایسے سنگ ول نے جس نے خدا ترس پاڑی ہٹ کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے وہ سمجھا مجھے غریب کا مار دینا کیا شے سمجھتا ہے۔ مگر لوکس میز کے پاس سے

نواب کے ارادہ کے پورا ہونے میں صرف چند گھنٹے رہ گئے تھے اور آب تک نہیں ہوا کوئی رہائی کی صورت نہ تھی۔ غم کی گھنٹادیسے ہی چھائی ہوئی تھی۔ کہ سہ پہر کو پنجے سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر لوگوں نے چارلی کو آواز دی۔ میرے ساتھ جھونپڑے تک آؤ۔ اور خاتون کا دن کا کھانا کر جاؤ۔ جوں چارلی جائے مگی تو وینی نے اس کے کان میں کھما۔ ذرا خبر؛ اور رہنا جس نے جواب میں عرف سر ہلا دیا۔ اور سیڑھیوں سے پنجے آتھ گئی۔ جہاں دروازہ کے پاس لوگوں کھڑا ہوا تھا۔ جیسے ہی یہ دروازہ ہے باہر ہوئی لوگوں نے پورا فل رکھا دیا۔ اور کنجی بجاتے جیب کے رکھنے کے ہاتھ میں رکھی۔

جب وہ جھونپڑے کے احاطہ میں سے گذر کر باورچی خانہ میں پنجی تو وہاں اس نے ایک بڑی شکل والے بوڑھے فرانشیزی کو اعلیٰ انتظام کے لئے رکابیوں میں رکھتے ہوئے دیکھا۔

لوگوں۔ نواب نے اپنے معزز ہمان کے واسطے خاص اپنا باور پیا۔ بھیجا ہے۔

باورچی۔ کھانا تقریباً سب تیار ہے۔ مگر صرف چند منٹ کی دیر ہے۔ کہ ”فرنچ پڈ بینگ“، یعنی گھیرا بھی تیار نہیں ہوئی۔

کنجی کہیں نہیں ملتی۔ لوگوں کے منہ سے گالی نکلی۔ اور وہ چارلی کو گھور لے لگا۔ جس کو ویکھ یہ بیچاری سہم گئی۔ کہ اب ملنا آئی۔ مگر وہاں توبات ہی اور رکھی۔

لوگوں۔ خصہ سے جمحے خدا کی مار۔ تو مجھے کیوں بلی کی طرح گھور رہی ہے۔ تو سمجھتی ہو گی کہ اب میں خوب بیوہ قوت بنائے جب کنجی کھوئی گئی ہے تو ضرور دروازہ کو توڑتا پڑے یگا۔ اور کیوں تم لوگوں کو بھاگ جانے کا موقع مجاہیگا۔ لیکن میں ایسا پاگل نہیں جیسا کہ تم خیال کرتی ہو میسٹر پاس اس طفل کی دوسری کنجی ہے۔ جو میں ابھی جا کرے آتا ہوں۔ یہ کہ مگر وہ جھوپڑے کی طرف ٹہلتا ٹہلتا جانے لگا۔ اب چارلی بڑی حیران پریشان کھڑی رکھی کہ آخر اب وہ کیا کرے۔ تو کہیا کرے۔ کبھی وہ سوتی کہ سب سی رکھ پیشتر اس کے کہ لوگوں آئے بھاگ کرنے کلھائے۔ وہ بیچاہی کرے جب تک میں بڑی دور پہنچ جاؤں گی۔ اور سیدھی باستہ ہال میں جا بوڑھے رہیں کو سارا ما جرا بیان کروں گی لیکن ساتھ ہی آسے خیال آگھیا کہ جن بد معاملے نے یہ چال حلی ہے۔ تو کہیا اس کا کچھ انتظام نہ کھیا ہو گا۔ پھر وہ خیال کرے نکلی کہ دوڑ کر جھاڑیوں میں چھپ رہوں اور رات کو اندر پہنچے میں آ کر رأس کنجی کے ذریعہ جو آس نے چھپائی (کہ وہی کو جھوڑا بیجاوں۔ مگر ایسا کرنے پر بھی آئے

بغیر کچھ خیال کئے گذر کر بوڑھے فرانسیسی کے پاس پہنچ گیا جس نے اپنی آخری نبائی ہوئی چیز سینی میں رکھتے ہوئے کندھوں کے ایک قسم کے اشارہ سے ظاہر کر دیا کہ مطلوبہ کام ہو گیا ہے۔ پھر لوگس نے چارلی سے کہا کہ سینی آٹھا لو اور میرے پیچھے چلے آؤ۔ جب احاطہ سے باہر نکلے اور چارلی نے دروازہ دیکھا اس قم کی دانگیں لرز گئیں۔ قرب تھا کہ سینی گرد جائے وہ سنپھل گئی۔ اور سوچنے لگی کہ اسے کیا معلوم کنجی میرے پاس ہے۔ اور آب خدا معلوم وہ مجھ سے کیا سلوک کرے۔

لوگس۔ جب غلم کے گھوڈام کے دروازہ کے پاس پہنچا تو اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر کنجی لٹکانے لگا۔ مگر جھبٹ کھینچ لیا۔ اور غصہ سے کہا۔ آہ شاید میں کنجی جھونپڑے میں سمجھو آیا ہوں۔ اور یہ کہہ گہر اس نے ہونٹوں پر انگلیاں رکھ زدر سے سیٹی بجا لی۔ جس کے جواب میں بوڑھا با در چی جھونپڑے کے پیچھے دروازہ پر آ موجود ہوا۔

لوگس۔ چلا کر با در چی خانہ دشمن خانہ میں ڈھونڈ دیں ایک بکنجی وہاں سمجھو آیا ہوں۔ وہ بد معاشر بوڑھا اندرا چلا گیا۔ اور لوگس جس کے چہرہ پر سیاہی دوڑ گئی کھنچی غصہ میں سبھرا خلہ کے گودام کے دروازہ پر کھڑا رہا۔

بڑی دبر کے بعد بوڑھا با در چی پھر دروازہ پر آیا اور کہا کہ

بھی کہا کہ بخی ثانی بھی ہے جس کے صرف لائے کے وہ سطح
اس نے تقریباً پندرہ منٹ لگائے۔

وینی۔ تو تمہارا خیال ہے کہ اس نے تمہیں وقت دیا کہ اس
بخی کا جو تمہارے پاس رکھتی تھی تم کچھ استعمال کر دو۔
چارلی۔ بیشک اس نے کہ یا تو یہ خیل جا کر چھپ رہوں
اور آپ کو پیچھے آ کر بجاوں۔ یا آپ کو پیچے بلا کر نجماگ
جائے کو کہوں۔

وینی سمجھ گئی کہ بوس نے ارادتا پہ کارروائی کی ہے اور
پھر چارلی سے کہا۔

وینی تھے اچھا کیا جو جلد بازی نہیں کی۔ لیکن آہنہم
دوسری رات کس طرح گزاریں گے۔ کوئی بخی ہمارے قبضہ
میں ہے۔ مگر ظاہرا اس کا لوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔ جب کہ
وشن بنوی ہماری تاک میں لگے ہوئے ہیں۔

چارلی۔ شاپر ات ہونے سے ہلے میرا باپ آجائے
جو یقین ہے کہ ہمیں یہاں سے نکلنے کا آسان راستہ تباویگا
بھی ہے ”دنیا بامید قائم“،



کامیابی نہ نظر آئی۔ اور آخر اس نے یہ تیجہ لکھا کہ لوگوں کو جنی
طرح معلوم ہے۔ کنجی سیرے پاس ہے۔ سو اب صبر کرنے
و بخوبی چاہئے کہ ادنٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ یہ سوچ وہ وہیں
کھڑی رہی۔ اور تقریباً دن منٹ کے وقفہ کے بعد لوگوں وہیں
کنجی نے آتائیں۔ جو آسے دیاں کھڑا و بیکھر بیکے جھکتے لگا۔
جس سے وہ سمجھے کہ ساری خلکی اس بات کی ہے کہ میرے
پاس کچھی موجود ہے۔ میں کیوں نہ بھاگ گئی۔ لوگوں نے
بیکھنی شاید لکھا کر دروازہ کھولا۔ اور چارلی سے کہا اندر چلی جاؤ۔
جس کے اندر جاتے ہی دروازہ نہ ورسے بنہ ہو گیا۔ اس سے
جس طرح کبھی ہو سکا سینی لے سیڑھیوں پر چڑھتا لاخانہ
پہنچی۔ جہاں پہنچتے ہی اس سے اپنا بوجہ رکھ دوڑ کر دیوار
کے سوراخ کے پاس گئی اور دیکھنے لگی تو اس نے لوگوں کو جھوپٹے
کے قریب پہنچ گیا تھا اگر وہ جھکتا ہے برٹے سوچ میں دیکھا
اور جو نہیں وہ اپنے جھوپٹے میں گھسا چاہی لی نے ایک مبارکہ
تسالی کا سانس بھرا۔ اور اپنے ہمراہی کی صرف دیکھنے لگی۔
چارلی اس صاحبہ اس نے ہمارے بھاگنے کی یہ ترکیب
کی۔ کہ اس نے دروازہ کی کنجی میرے اٹھانے کو رکھ دی جو
میں نے پہت کر کے اٹھا لی۔ مگر آخوند کار کچھ کرتے دھرتے
بن نہ آئی۔ پھر اس نے دینی کو کنجی کا مفصل حال سنایا۔ اور یہ

نواب- آہ میری پیاری حسن کی دیوی کہو خیر تو ہے۔ کیا خبر
لائی ہو؟“

کرائی۔ صرف یہ کہ دربان نے باتیں کرنے کی نسلکی سے ابھی
خبر دی ہے۔ کہ ایک لڑکا بچا ٹک سے گذر کر اپنختہ
سرک پر قلعہ کی طرف آ رہا ہے۔ ہمیری رنواب کی طرف اشارہ
ہے، تھاڑا یہ فضیل پر پھرہ دار کھڑا کرنا اور دربان کے جھونپڑے
میں خفیہ آدمی رکھنا و دراندشی اور فائدہ سے خالی نہیں۔
نواب اس کے بازدھ کو جو اس کی بغل میں سخا سہلاتے ہوئے
انی جادو بھری آواز میں پیاری تم لوگوں میں۔ میں بطور حضرت
موسیٰ علیہ ہوں۔ جو اپنے تمام بچوں کو ایک ترقی اور آسمان
کی سر زمین میں لئے جا رہا ہے اور یہ تم سب کے لئے ایک
نعمت ہے۔ کہ تھاڑے پاس ایسے دماغ والا آدمی پتوار پر
ہے جو اپنے بکام میں کبھی نہیں چوتا۔ اور یہ میں فخر آ کرتا ہوں
کہ قلعہ کے برع پر پھرہ دار کا کھڑا کرنا بہت مفید ثابت ہوا
جس کی وجہ سے میں اس دن انگریزی میں کی چالوں پر
جلد فتح پا گیا۔ جبکہ مجھے امید ہے کہ میرے دل کی مالک نے
اپنے دل سے وہ حسد بھرا خیال نکال دیا ہو گا۔

کرائی۔ جلدی سے آہ بیٹک وہ ایک ہوا کے گلوکی طرح
آڑ گیا ہے۔ مگر اس نے کن آنکھوں سے نواب کی طرف دیکھا

چوتھی سوال باب نواب کی صفائی

اب کسی کے چہرہ گلزارگ کی خواہ نہیں
آپ دل داغوں سے نگ بوتاں ہونیکو ہر
نواب ڈسی گورن اپنے ہنچے کے پورے دو گھنٹے کے
بعد قلعہ کی جھیت پر ادھر سے آؤ صہر ہمدر ہا تھا۔ اور بار بار
ہارست لاک خیگل کے راستہ کی طرف دیکھتا تھا جس سے
ظاہر ہو گیا کہ وہ وہاں سے کسی آنے والے کا انتظار کر رہا
ہے۔ مگر وہ کسی خیگل رجوت کارگ کاہ تھا اور جس میں درپر وہ
جلی نوٹ اور منڈ پاس بنانے کا کارخانہ تھا۔) کی آدھیر بن
میں تھا۔ کہ یہ کامب اسے اپنے پیچھے کسی کو آئے کی آہٹ
معلوم ہوئی۔ مرڑ کر جو دیکھا تو وہ میڈیم کراں کھتی۔ جو اپنے
سر و قدار راشیائی لباس میں بلوس حشر اماں خرام
نواب کے پاس آئی۔

یہ وہی میڈیم کراں کھتی جس نے چند راتیں گذالیں آئے
جان سے مارڈ آنے کی روشنی کی کھتی۔ مگر وہ اس واقعہ
کو جب مس باست چلی گئی تو بھول گئی۔

ویہا تو مرد کی سڑک ت گذر سپر ہیوں پر چڑھنے لگا
تو جب سے ایک پولی نکالی۔ اور تربیب ہو کر کھانا خشوار
یہ مجھے باست ہال سے نہ سرپر فران نے دی ہے۔ اوتاکید
کی ہے کہ اس کو میں حضور ہی۔ کہا تھا تیس دوں۔ اور کسی
کو خود نہ۔

اور یہ ہمدر لاکھ کی مہر لگی ہونی پولی ویدی۔ جسے نواب
نے لے کر روز کے کی رات ایک روپہ کھینکا۔ اور کہا جاؤ۔
اس کا کچھ کھاو۔ پو۔ جب لڑکا دوڑکل تھیا تو نواب نے
اس پولی کو کھولا۔ تیس میں سیپ کا بنن سنتا۔ اور سانچہ ہی
یہ خصر رفعہ بھی کتی
پیارے صاحب۔

مجھے اس کے ڈھونڈھنے میں ذرا وقت پیش آئی۔ اس
نے خاب کی خدمت میں پوپر سے بچنی ہوں۔ مجھے امید
ہے کہ جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ بنن مس باست
کی خلاصی کا باعث ہو گا۔ وہا ہی ظہور میں آؤ یگا۔ آپ
میری خدمت کرنہ بھولیں۔

ر راقمہ آپکی صادقہ ابلامیں بڈ فن

نواب۔ جو شس سے دیکھا میری پیاری آخرو دبنن بھرے
ہاتھ میں آگیا۔ اپ تمہارے حسد کو بالکل نزدیک نہ آنا چاہئے

اور یہ دیکھ کر منجب ہوئی کہ نواب اس کی باتوں پر توجہ دے۔ بغیر خیبل کی طرف ملکی لگائے دیکھ رہا ہے۔ اور ناہی اُس سے اس رٹ کے کام خیال ہے۔ جو ابھی یہاں پہنچ جاوے گا۔

کراں۔ نواب کی آشین سے ٹھیٹھی ہوئے، پیری مجھے بتاؤ کیا وہ لڑکی چوہماری تجویز دیں میں قتل ہو گئی تھی اب تک ہارست لاک خیبل میں ہے۔

نواب۔ کراں کا ہاتھ محبت سے دیا کر۔ ہاں وہ پیوں تو فاتحی کم ہمارے لوگوں کے ہوشیار ہاتھوں میں ہے۔ اب عرف اس ٹین کا خدشہ رہ گیا ہے۔ یا تو اس پر ٹے سبز درخت کے نیچے اُس کی لاش دبی رہی یا اپنے والد کے پاس باست ہاں چل گئی۔ کہ مجھے نواب کے اعلیٰ میافاظ نے بیجا حیس میں رکھا۔ اور جب مجھے خبر ملی اور میں نے وجہ دریافت کی تو اس وقت حسپفر لوگوں فرار ہو گیا۔

کراں۔ اس چھوٹے قصہ کو سن کر۔ میں اب حاسدہ نہیں چوکچو ہونا کھواہ ہو گیا۔ اور ہاں جب تک یہ نہ دیکھوں گوں کہ سب طرح درست ہے اور کوئی خطرہ نہیں میں حسپفر لوگوں کی بنائی ہوئی چیزیں لے کر سفر نہ کروں گی۔

نواب۔ اس میں کوئی خطرہ کی جا نہیں کام بہت صفائی اور عمدگی سے کیا گیا ہے۔ اور لوگوں کو ہو وہ پیغام برجی آگئی۔ ایک خوبصورت

لے کر تھی تو اٹھا لی مگر اور کچھ نہیں کیا۔

نواب۔ فوراً انہیں کر میرے پیارے لوگوں تھاں امڑاں جاؤ دیتے بہت خغلی پر ہے اس لئے میں تھیں خوشی کی بات سناتا ہوں۔ کہ آخر کار وہ سبیپ کا ٹین ہمارے قبضہ میں آگئیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ ہمان خانہ میں چلے گئے جو نیلے زنگ کے رکڑہ کے متصل تھا۔

لوگوں۔ نستدیاں سے اُوہ دیکھیوں تو اس ٹین کو ہاتھ میں لیکر اور دیکھ کر۔ نواب صاحب بشیک آپ خوب کے ہو شیار اور چالاک ہیں۔ میں آئندہ کہیں آپ کی طاقت میں تکڑے کروں گا۔ نواب۔ گوپاگلاں پادری اور استورٹ پیدا ہی نہوتے تھے خیر میں تھیں ایک اور خوشی کی بات سناتا ہوں وہ کنجی کے کمر جو اس لڑکی نے کوئی کارروائی نہیں کی تو اس کی وجہ پر ہے کہ وہ بالا خانہ پر کسی طرح میری اور تمہاری بائیں سنتی رہیں۔ کتنی ان کو دیئے نے سے میری یہ مراث دکھتی کہ وہ سمجھانے کا خیال کر رہیں۔ میں صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ انہیں ہمارے ارادہ کی خبر ہے۔ یا نہیں۔ سو اب صاف معلوم ہو گیا کہ انہیں خبر ہے پس آج رات تم اپنے آپ کو گز قرار کرانے کے لئے تیار ہو جاؤ لوگوں۔ غرا کر اس سے آپ کا کیا مرطوب ہے۔ خلاصہ کہیں میں نہیں سمجھا۔

لو تم خود خط پڑھو۔ راقمہ کہتی ہے یا نہیں کہ اس کے بعد نہ
میں مس باست کو چھوڑ دو۔

کراں۔ نے رفعہ لے کر اس کی طرف ایک نگاہ سے دیکھا
اور مطلع ہو کر بھروسے اپس کرو دیا۔ ہنری مجھے تمہارے کہنے
میں شکن تھا۔ لیکن اب تو تم مس باست کو ابھی ہال ہنجاو دے گے؟
نواب۔ آہ۔ بیشک ابھی دہ دیکھو حضرت لوگس بھی آئے گئے
یہ انہی کام ہے۔ میں اس سے ابھی کہے دیتا ہوں کہ اس
کے چھوڑ دینے میں جلدی کرے خوش قسمتی سے دہ میں وقت پرایا ہے
کراں۔ آہستہ سے خوش قسمتی چھیشہ میرے پارے ہنری کے
پر وہ ہوتی ہے۔ اور ہاں اب تم لوگس سے تمہاں گفتگو کرننا چاہتا ہو
ہو۔ وہ شخص ایک دلال ہے۔ اور خاتونوں سے باتیں کرنے
کے لائق نہیں۔ اس لئے میں جاتی ہوں۔ اور اپنا جو ہرات
سے بھرا ہاٹھ ہلا کر دہ اس نیلے زنگ کے گمراہ میں چلی گئی۔
جس میں وہ اکیلی بیٹھی دن بھر زندگی کی گھر دیاں گزر اکرتی
کھلتی۔ اور دروازہ بند کر دیا اور ادھر کراں ہتھی۔ اور تم لوگس
صاحب آئے جس کے چہرہ پر خلگی کے آثار سمجھے جہوں نے
چار لی کوڈ ریا تھا۔ اور جواب پر بادہ گھرے ہوئے سمجھے جسکے
رس نے خلگی سے کہا۔

لوگس۔ ہمیں اپنی تجویز میں کامیابی نہیں ہوئی اس کجھت

موڑ کا کے ہمراہی کا میرے ساتھ ہونا ضروری ہے۔ سچوں۔۔۔
میں تو اپنے بھانے والے مسافروں کی خاطر و خبرداری میں
رہوں گا۔ میں بھلا خود کس طرح موڑ کا رحلہ سکتا ہوں۔
لوکس سر بلاؤ کر اور پیشی پر دوسرا اتنی لکھڑ کی کی طرف
و بھیکر۔ آپ کی پھر تو آہن میں کوئی تکرار تو نہیں ہوتی۔ اب یکم صاحبیہ
کامرانج کیسا ہے؟“

نو آپ۔ آہ! الگا اچھا۔ اور شہد کی طرح سٹھان وہ بچا ری جے۔ لی
اس خیال میں ہے کہ چونکہ میں ہکوماگیا ہے۔ ہم اب میں باستوں کو
آزاد کر دیں گے۔ اور آس کو اسی خیال میں رہنے دینا چاہتے
تم خود کی زندگی سے مست و بھیو۔ او پر یا لا خانہ پر ہے۔ یا نو
مشھانی کھارہ ہو گی یا ناولیں پڑھتی ہو گی۔ وہ ان باتوں کا کچھ
خیال نہیں کرتی۔ سے
ہزار سکر کے جن کیلئے تھا دل بتایا۔ وہ اترے و لے کچھ ایسے لے جیا۔

پہنچنے والے باب

اصر وہ زندگی ہوتا ہے

قادر اقتدار تو اوری ہرچی خواہی ممکنی مردہ رزمندہ کرنی زندہ رہیاں کرنی
اسٹورٹ رائٹرے کو ہے اس موت کے کمرہ میں جو زمان

نواب۔ گرقتاری کی کارروائی ہمارے اپنے آدمیوں کے
لائقوں میں ہو گی۔ وردیاں وغیرہ سب تیار ہیں۔ پوٹھا گلپنیٹر
تو ان سکر کا بھیس کر لیکا۔ باقی اس کے مددگار ہمارے چند چیدہ
جو ان ہوں گے۔ جو پولیس کی وردیوں میں ہوں گے جو لوگ
ان دونوں دٹکیوں کو قید سے چھڑا کر ظاہراً گناہوں کو بجا تے
علوم ہوں گے۔ لیکن وہ چکردار جھاڑیوں والے راستہ سے
ان کو میرے پاس لے آؤں گے۔ جہاں میں پولیس کے علیٰ
افسر کی وردی میں اپنی ہیز موڑ کا رئے کھڑا ہوں گا جہاں
ذر اسی ترغیب اور چند چھمنی چپڑی باتیں انہیں موڑ کاریں دے جائے
پڑے مجبور کر لیں گی۔ جبکہ موڑ کار قانون کی پسندی کو فلاں راستے
سے روانہ ہو جاوے گی۔ جہاں "بنکس"، جہاں آبلے میں "جزیرہ" ہے
"لنج" کے نزدیک ہمارا منتظر کھڑا ہو گا۔

لوگوں کو سب کے بڑنے کے ملنے کی اس قدر خوشی تھی کہ اس
کو دہ کام جس شنئے یہ دونوں اکٹھے ہوئے کئے بھول گیا اور
وہ بول آٹھا پکا س میل کا فاصلہ ہے ٹا اور اس کو آپ اپنی
چالیس گھوڑوں کی طاقت کی موڑ کار میں صرف دو گھنٹے میں
ٹکرنا پاپتے ہیں۔ اس کے نئے تو سرک ک پختہ اور صافت
ہونی چاہئے۔ اور کیا آپ اس کو خود چلاویں گے؟"

نواب۔ کچھ سرچ کر نہیں۔ میں گاٹن کو بجاوں لگا۔ میرے اس